نماز میں کی جانے والی

غلطیاں اور کوتاہیاں

ترتیب وتدوین

ابو صالحہ غلام رسول

تصحیح ونظرثانی

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ

تقدیم وتہذیب

ابوعدنان محمد منیر قمر

نشروتوزیع

مکتبہ کتاب وسنت

http://www.quransunnah.com

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

حقوقِ اشاعت بحقِ ناشر محفوظ ہیں

❖ نامِ کتاب	نماز میں کی جانے والی غلطیاں اور کوتاہیاں
❖ ترتیب وتدوین	ابوصالحہ غلام رسول
❖ تصحیح ونظر ثانی	ڈاکٹر سید طالب الرحمٰن شاہ
❖ تقدیم وتہذیب	شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین حفظہٗ اللہ
❖ کمپوزنگ ری سیٹنگ	ابومحمد شاہد ستار
❖ باھتمام	مولانا غلام مصطفیٰ ورحمد رحمت اللہ خان (ایڈووکیٹ)
❖ طبع اول	۱۴۲۵ھ ، ۲۰۰۴ء
❖ تعداد	۴۰۰۰
❖ ناشرین	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

http://www.quransunnah.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ
تقدیم از ابوعدنان	5
افتتاحیہ از ابوصالحہ	8
خشوع کا مفہوم	10
خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے کی فضیلت	10
آمدم برسرِ مطلب	12
① خود نماز پڑھنا مگر اہلِ خانہ کو تاکید نہ کرنا	12
② نیّت کا زبان سے ادا کرنا	13
③ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کرنا	15
④ مسنون غسل نہ کرنا	15
⑤ وضوء کی غلطیاں۔ بسم اللہ نہ پڑھنا	16
⑥ اعضاء وضوء کا خشک چھوڑ دینا	16
⑦ خلافِ سنّت وضوء کرنا	17
⑧ پانی کتنا استعمال کریں؟	18
⑨ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا	19
⑩ مسواک کا استعمال کرنا	19
⑪ وضوء کے بعد مسنون اذکار کا اہتمام نہ کرنا	19
⑫ بغیر سُترہ اوراوٹ کے نماز پڑھنا	20
⑬ لباس کی زیب وزینت اختیار نہ کرنا	21
⑭ نماز کو غور وتدبّر سے نہ پڑھنا	22
نماز غور وفکر سے پڑھنے کی ضرورت آخر کیوں؟	23
⑮ مسنون نماز معلوم... مگر ادا نہ کرنا	24
⑯ سینے پر ہاتھ نہ باندھنا	24
⑰ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنا	25
⑱ رفع الیدین نہ کرنا	26
⑲ آمین بلند آواز سے نہ کہنا	28
⑳ نماز کے آخری تشہّد میں تورّک نہ کرنا	28
㉑ اگلی صف کیلیئے.... گردنیں پھلانگنا	28
㉒ جمعہ کے دن دیر سے مسجد میں آنا	29
㉓ باجماعت نماز ادا نہ کرنا	30
㉔ باجماعت نماز سے ملنے کیلیئے بھاگنا	31
㉕ صف بندی کے متعلق 5 غلطیاں	31
صحابۂ کرام کا طرزِ عمل	33
صف بندی کے متعلق ہمارا طرزِ عمل کیا ہے؟	33
㉛ سنّتِ مؤکّدہ کو ہمیشہ مسجد میں ادا کرنا	34

http://www.quransunnah.com

عنوان	صفحہ
سنّتِ مؤکّدہ گھر میں کیوں ادا کریں؟	35
(۳۱) نماز میں سکون واطمینان کا نہ ہونا	36
(۳۲) دورانِ نماز اعضاء کا قبلہ رخ نہ ہونا	37
(۳۳) رکوع میں کمر سیدھی نہ کرنا	38
رکوع کیسے کیا جائے؟	38
(۳۴) باجماعت نماز کے ہوتے ہوئے سنّت اور نوافل ادا کرنا	39
(۳۵) رکوع میں جا کر ملنے والی رکعت کو شمار کرنا	40
(۳۶) رکوع کے بعد قومہ میں دعاء نہ کرنا	40
(۳۷) قومہ اور جلسۂ استراحت نہ کرنا	41
(۳۸) سجدہ میں انگلیوں کا زیادہ کھول کر رکھنا	42
(۳۹) سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے ملانا	42
(۴۰) سجدہ میں پاؤں کی ایڑیاں نہ ملانا	43
(۴۱) سجدہ میں ناک اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر نہ ٹکانا	43
(۴۲) دو سجدوں کے درمیان دُعاء نہ کرنا	44
(۴۳) نقش ونگار والے کپڑوں میں نماز پڑھنا	44
(۴۴) کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا	44

عنوان	صفحہ
(۴۵) پیشاب یا پاخانہ کی حاجت... نماز پڑھنا	45
(۴۶) نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا	45
(۴۷) دورانِ نماز مختلف حرکات کرنا	46
(۴۸) اونچی آواز سے پڑھکر دوسروں کو پریشان کرنا	47
(۴۹) دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا	47
(۵۰) دورانِ نماز جمائی لینا	47
(۵۱) جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا	48
(۵۲) انگلیوں کو ایک..... میں داخل کرنا	48
(۵۳) بالوں یا کپڑوں کو سمیٹنا	49
(۵۴) نماز میں ٹخنے ڈھانپنا	49
(۵۵) لہسن، پیاز کھا کر..... مسجد میں آنا	49
(۵۶) امام سے پہلے نماز کے ارکان ادا کرنا	50
نبی اکرم ﷺ کی امامت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل	51
(۵۷) نمازی کے آگے سے گزرنا	51
(۵۸) آخری تشہد میں مسنون دعاء نہ کرنا	52
(۵۹) نماز کے بعد مسنون اذکار نہ کرنا	53

http://www.quransunnah.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہ، وَنَسْتَعِیْنُہ، وَنَسْتَغْفِرُہ، ،وَ نَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہ،،وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہ،، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہ، لَاشَرِیْکَ لَہ،، وَ اَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہ، وَرَسُوْلُہ،.اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرایم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کی ادائیگی تو الحمد للہ بہت لوگ کرتے ہیں لیکن صحیح ومسنون انداز سے نماز کی ادائیگی کرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے۔اور اسکی وجوہات میں سے سب سے پہلا سبب تو جہالت ولاعلمی ہے کہ لوگ عموماً اپنے باپ دادا اور خالہ پھوپی کی دیکھا دیکھی نماز کا طریقہ اپنا لیتے ہیں۔اس بات کی تحقیق کرنے کی زحمت ہی گوارا ہی نہیں کرتے کہ وہ صحیح ومسنون بھی ہے یا نہیں اور لاعلمی میں بڑوں کی نقل اتارے چلے جاتے ہیں۔

جبکہ صحیح ومسنون طریقہ سے نماز کی ادائیگی نہ کرنے کا دوسرا سبب فقہی اختلافات کا شکار ہو جانا بھی ہے، حالانکہ نماز تو نبی ﷺ نے پڑھ کر دکھلائی اور فرمایا:

((صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) (صحیح بخاری)

''تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

اور نبی ﷺ کی نماز کا مکمل نقشہ صحیح احادیث میں موجود ہے جسے معتبر کتابوں سے سیکھنا

http://www.quransunnah.com

چاہیئے جن میں سے چند ایک کتابیں بطورِ مثال درج ذیل ہیں:

① صلوٰۃ الرسول ﷺ مصنّفہ مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹیؒ

یہ کتاب پہلے تو صرف نعمانی کتب خانہ، لاہور اور مکتبہ نعمانیہ، گوجرانوالہ سے چھپتی رہی ہے۔ پھر ہمارے فاضل دوست حافظ عبدالرؤف عبدالمنان (شارجہ) نے اسے مفصل تخریج وتعلیق کے شائع کیا جو پاکستان اور انڈیا دونوں ملکوں میں چھپی اور اب ڈاکٹر محمد لقمان سلفی نے بھی مختصر تخریج وتعلیق کے ساتھ دارالداعی الریاض اسے بھی شائع کر دیا ہے۔ انڈیا میں یہ کتاب ہندی میں بھی چھپ چکی ہے۔

② نمازِ نبوی ﷺ (علاّمہ محمد ناصرالدین البانی۔ یہ پاکستان میں مولانا محمد صادق خلیلؒ نے اردو ترجمہ کر کے شائع کی اور اسکے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور اب ہندوستان میں بھی مولانا عبدالباری (ابوظبی) کا اردو ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

③ نمازِ نبوی مصنفہ علاّمہ عبدالعزیز بن بازؒ۔ یہ سعودی عرب کے متعدد دعوتی وتبلیغی اداروں نے مختلف زبانوں میں شائع کروائی ہے۔

④ نمازِ نبوی مصنّفہ ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن، برادر ڈاکٹر سید طالب الرحمٰن۔ یہ کتاب دارالسلام، الریاض سے چھپ رہی ہے اور اب اسکا انگلش ایڈیشن بھی آ گیا ہے۔

⑤ کتاب الصلوٰۃ (نماز کے مسائل) مصنّفہ شیخ محمد اقبال کیلانی۔ یہ بھی کئی اداروں کی طرف سے چھپ رہی ہے۔

ایسی ہی دیگر کتب بھی ہیں جو فقہی آراء کی روشنی سے نہیں بلکہ مشکوٰۃِ نبوّت کے نور سے مزیّن ہیں۔

http://www.quransunnah.com

اگر بلا واسطہ کتبِ حدیث تک رسائی ممکن نہ ہوتو مسنون نماز کا نقشہ پیش کرنے والی مذکورہ ومشارالیہ کتب سے استفادہ کرکے اپنی نمازوں کو درست کر لینا چاہیئے تاکہ ادا کی گئی نماز سے کچھ حاصل تو ہو۔

زیرِ نظر کتاب میں ایسی کثر وبیشتر تقریباً انسٹھ (۵۹) غلطیوں کوتاہیوں کی نشاندہی کردی گئی ہے جو جہالت یا فقہی جمود وتعصّب کا نتیجہ ہیں۔اس مختصر کتاب کا مطالعہ بھی آپ کو اپنی نماز کی اصلاح کرنے میں بہت معاون ثابت ہوگا۔اِن شآءاللہ

مکتبہ کتاب وسنّت اورتوحید پبلیکیشنز کے کارکنان اسے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اللہ سے دعاء گو ہیں کہ وہ اسے شرفِ قبول سے نوازے اور اسے ہمارے لیئے اجروثوابِ دارین کا ذریعہ بنائے۔اسکے مرتّب،مصحّح،مقدّم اور تمام معاونین کو جزاءِخیر عطاء فرمائے اورتمام قارئینِ کرام کے لیئے اسے اپنی نمازوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔آمین

<u>الخبر۔سعودی عرب</u> ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

۱۴۲۵/۴/۹ھ ترجمان،سپریم کورٹ،الخبر ،وداعیہ متعاون،

۲۰۰۴/۵/۲۸ء مراکز دعوت وارشاد،الدمام،الظہران،الخبر

http://www.quransunnah.com

افتتاحیہ

نماز ادا کرنا روزمرہ کی ایک عظیم الشان عبادت اور دین اسلام کے پانچ ارکان میں سے دوسرا اہم رکن ہے۔نماز کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ دین اسلام کے باقی ارکان مثلاً حج، زکوۃ، روزہ کی ادائیگی سال میں ایک دفعہ کی جاتی ہے لیکن نماز دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنے کا حکم ہے۔

محترم قارئینِ کرام! ہر عبادت کی قبولیت کیلئے تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

۱) عامل کا عقیدہ صحیح ہونا۔

۲) عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہونا۔

۳) عمل وعبادت کا کتاب وسنت کے مطابق ہونا۔

ان تینوں شرطوں میں سے ایک کی کمی بھی اس عبادت کے رد کردیئے جانے کا باعث ہے۔جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا عمل کرتا ہے جس کے بارے میں ہمارا کوئی حکم نہیں،تو وہ عمل مردود ہے (مسلم:۴۴۹۳، ۱۷۱۸)۔اس حدیث سے ایک بات یہ واضح ہوئی کہ عبادت کیلئے صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت پانے کے لئے نیت کا خالص یا درست ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس عبادت کا نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوگیا جو کہتے ہیں کہ نماز ہی پڑھنی ہے جیسے چاہے پڑھ لے۔ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان بھی ذہن میں

http://www.quransunnah.com

رکھنا چاہیئے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اللہ کی قسم! اگر تم مجھے چھوڑ کر موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرتے تو گمراہ ہو جاتے کیونکہ اگر وہ اس دور میں زندہ ہوتے تو نجات میری پیروی ہی میں پاتے۔'' (مسند احمد)

محترم قارئینِ! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیطانِ لعین نے پہلے روز سے عہد کر رکھا ہے کہ بنی آدم کو گمراہ کر کے چھوڑے گا۔ قرآن حکیم نے شیطان کے چیلنج کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> ''پھر میں لازماً آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔'' (الاعراف:۱۷)

یہی وجہ ہے کہ مختلف وسائل اور ذرائع کے ذریعے سے شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کو اولاً تو نماز قائم کرنے سے ہی روک سے اور اگر پڑھنے ہی لگے تو اسے سکون واطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنے سے روکے تا کہ لوگ ایک طرف اس عبادت کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اجر و ثواب سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

زیرِ نظر رسالہ میں خشوع اور دیگر ان تمام امور کا تذکرہ مختصر انداز سے کیا گیا ہے جو نماز میں نقص و کمی اور اجر و ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو ایسے ہیں کہ وہ نماز ہی ضائع کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام غلطیوں کوتاہیوں سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے تا کہ ہم نماز کا پورا پورا ثواب حاصل کر سکیں۔

۲۰/۵/۲۰۰۴ء ابو صالحہ (غلام رسول)

اسلام آباد

http://www.quransunnah.com

خشوع کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''ایسے اہل ایمان یقیناً کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔'' (مومنون:۱،۲)

خشوع ،سکون واطمینان ، وقاراور تواضع کے ساتھ (نماز کی) ادائیگی کا نام ہے، جبکہ خشوع کا سبب اللہ کا خوف اور اس کی نگرانی کا خطرہ ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، سورہ مومنون:۱،۲)

خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے کی فضیلت:

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی وہ اس کے لیئے نور و دلیل اور قیامت کے روز نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نماز نہ تو نور و دلیل ہوگی اور نہ ہی باعث نجات بلکہ ایسا شخص قیامت کے روز قارون و فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (مسند احمد،طبرانی،ابن حبان)

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے (بندوں پر) پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے، جو آدمی اچھی طرح ان نمازوں کا وضو کرے اور انہیں وقت پر پڑھے، رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لیا ہے کہ اسے بخش دے گا۔اور جو آدمی یہ نہ کرے اس کا اللہ پر کوئی ذمہ نہیں، چاہے اسے بخش دے اور چاہے سزا دے۔''

(سنن ابوداؤد:۴۲۵)

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس کسی نے اچھی طرح سے وضو کیا، پھر دو رکعت نماز

ادا کی، اپنے دل اور چہرے کو نماز پر متوجہ رکھا تو اسکے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔'' (بخاری، کتاب الوضوء)

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کو فرض نماز کا وقت مل جائے پھر وہ اچھی طرح بنا سنوار کر وضو کرے، خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے، عمدہ طریقے سے رکوع کرے تو اس طرح اس کے سارے سابقہ چھوٹے گناہ معاف ہو جائیں گے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور تا قیامت یہ فضیلت باقی رہے گی۔'' (صحیح مسلم: ۲۲۸)

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ لا کر اس کے سر اور دونوں کندھوں کے اوپر رکھ دئے جاتے ہیں، پھر جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس سے گر جاتے ہیں۔'' (سنن کبری بیہقی ۱۰/۳ حلیۃ الاولیاء ۱۰۵/۶، صحیح الجامع الصغیر: ۱۶۷۱)

☆ امام مناویؒ مذکورہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مراد یہ ہے کہ جب بھی وہ نماز کا کوئی رکن ادا کر لیتا ہے گناہوں کا کچھ حصہ اس کے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب وہ نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ یہ فائدہ اس نماز کا ہے جس کی تمام شرطیں پوری کی گئی ہوں، ارکان و واجبات پر عمل کیا گیا ہو اور خشوع کے ساتھ پڑھی گئی ہو۔ یہ سارا مفہوم اسلوبِ حدیث سے واضح ہے کیونکہ حدیث میں کہا گیا ہے کہ ''جب بندہ کھڑا ہوتا ہے''۔ اس عبارت میں اشارہ موجود ہے کہ غلام اللہ رب العالمین، جو کہ سارے بادشاہوں کا شہنشاہ ہے، کے سامنے ذلت و عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو''۔ (فیض القدیر للمناوی ۳۶۸/۲)

http://www.quransunnah.com

آمدم برسرِ مطلب:

نماز کی ضرورت و اہمیت کے باوجود نمازیوں میں بہت سی سنگین غلطیاں اور کوتاہیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہم پر سچ ثابت ہو رہا ہے کہ سب سے پہلے دین میں سے خشوع رخصت ہوگا اور سب سے آخر میں نماز۔ کوئی ایسا نمازی بھی ہوگا جس میں کوئی بھلائی نظر نہ آئے گی اور وہ وقت دور نہیں کہ تم مسجد میں جاؤ اور ایک آدمی بھی خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ ملے۔ (مدارج السالکین ابن قیم، ۵۲۱/۱)

نماز کی بعض غلطیاں ایسی ہیں جن سے نماز کے باطل ہونے کا ڈر ہے اور بعض ایسی ہیں جن سے نماز کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ ان تمام قسم کی غلطیوں سے بچنا ہر مسلمان کے لیئے ضروری ہے جن میں سے چند یہاں نقل کی جاتی ہیں تا کہ ہم ان سے بچ سکیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کر سکیں:

(۱) خود نماز پڑھنا مگر اہلِ خانہ کو تاکید نہ کرنا:

اکثر گھر کے سربراہ مرد حضرات خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر اپنی بیوی، بچوں، بہن، بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کو نماز ادا کرنے کی تاکید نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے بچوں کو با جماعت نماز پڑھنے کے لیئے مسجد میں لے کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کو ہدایت دے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کتنے دور ہیں جس میں ہے:

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اور اس پر ایسے سخت گیر فرشتے کھڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور اسکے حکم کو بہر حال بجالاتے ہیں"۔ (تحریم:۶)

http://www.quransunnah.com

اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی کتنے دور ہیں جس میں ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور اسکی رعیت کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا''۔(بخاری)

لہٰذا ہر گھر کے سر براہ کو چاہیئے کہ وہ خود بھی نماز کی پابندی کرے اور اپنے اہل خانہ کو بھی نماز کی پابندی کی تلقین کرے تا کہ عدمِ پابندیٔ نماز کی وجہ سے وہ خود اور اسکے اہلِ خانہ ہلاکت میں نہ پڑیں۔

(۲) نیت کا زبان سے ادا کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کیلیئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے''۔ (بخاری)

نماز میں نیت کرنا ضروری ہے اسلیئے کہ نمازی کو معلوم رہے کہ وہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے نمازِ ظہر ہے یا عصر اور کونسی رکعات ادا کر رہا ہے فرض یا سنت۔لیکن اکثر لوگ نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرتے ہیں جیسے ''اس امام کے پیچھے میں نماز پڑھ رہا ہوں، اتنی رکعات سنت یا فرض، فلاں نماز کی، منہ میرا خانہ کعبہ کی طرف وغیرہ''۔ یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ ''نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔''(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ:۲۰۹/۱ وشرح وقایہ وغیرہ)

اسی بناء پر اکثر علماء نے زبان کے ساتھ نیت کرنے کو بدعت شمار کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے۔علاّمہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ''زبان سے نیت کرنا دین اور عقل دونوں کے خلاف ہے، دین کے خلاف اسلیئے کہ یہ بدعت ہے اور عقل کے خلاف اسلیئے کہ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی کھانا تناول کرنا چاہتا ہو تو وہ کہے: ''میں نیت کرتا ہوں

http://www.quransunnah.com

اپنے ہاتھ کو اس برتن میں رکھنے کی، میں اس سے ایک لقمہ لوں گا، پھر اس کو منہ میں رکھوں گا، پھر اس کو چباؤں گا، آخر اس کو نگل لوں گا تا کہ میں سیر ہو سکوں"۔ کوئی عقلمند اس قسم کی حرکت نہیں کرے گا کیونکہ نیت کرنا اس امر کا غمّاز ہے کہ نیت کرنے والے کو امرِ واقعہ کا پورا پورا علم ہے۔ جب آدمی کو پتہ ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے تو پکی بات ہے کہ اس نے اس کام کی نیت بھی ضرور کی ہوگی۔۔۔۔اور چاروں ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زبان سے نیت کرنا مشروع نہیں"۔(فتاوی ابن تیمیہ:۱/۲۳۲)

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:"نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس سے پہلے کچھ نہ کہتے اور نہ ان مروجہ الفاظ کے ساتھ نماز کی نیت کرتے تھے۔کسی نے اس کے متعلق بسند صحیح کوئی چیز نقل نہیں کی، حتی کہ کسی ضعیف و مرسل روایت میں بھی ان میں سے ایک لفظ بھی مروی نہیں ہے، بلکہ کسی صحابی سے بھی یہ الفاظ ثابت نہیں اور نہ ہی تابعین اور چار اماموں میں سے کسی نے زبان کے ساتھ نیت کرنے کو مستحسن قرار دیا ہے"۔(زادالمعادلابن قیم:۲۰۱)

علّامہ محمد ناصرالدین البانیؒ فرماتے ہیں:"نبی اکرم ﷺ اپنی نماز کو تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے تھے"۔(دیکھیئے: صحیح مسلم:۱۱۱۰)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ "نیت کرتا ہوں واسطے نماز کے وغیرہ" الفاظ سے نماز شروع نہیں کرتے تھے لہٰذا یہ بالاتفاق بدعت ہے، بعض نے حسنہ اور سیئہ کا فرق بیان کیا ہے۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ عبادت کے معاملے میں ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان((كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ))اس بات کا تقاضا کرتا ہے"۔(صفۃ الصلوۃ النبی ﷺ ص۷۶)

http://www.quransunnah.com

اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ ”ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے“۔(سنن نسائی)
آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کچھ بدعت حسنہ ہوتی ہیں اور کچھ سیئہ بلکہ فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے:سنن نسائی)۔

③ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کرنا:

نبی اکرم ﷺ تمام مکلّفین خواہ وہ جنّ ہو یا اِنس، مرد، عورت، سب کی طرف مبعوث کیئے گئے لہٰذا آپ ﷺ تمام امور میں مرد و عورت سب کے لیئے یکساں ہادی اور قابلِ اتبّاع ہیں۔ مرد اور عورت کی نماز میں سوائے چند امور (مقام ولباس وغیرہ کے) کیفیّت وطریقۂ نماز میں کوئی فرق نہیں مثلاً نماز کیلیئے مرد اور عورت کے ستر میں فرق ہے، اسی طرح جب امام بھول جائے تو مرد کے لیئے تسبیح (سبحان اللہ کہنا) ہے اور عورت کے لیئے تصفیق (یعنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پُشت پر مارنا) ہے۔اسکے علاوہ نماز کی ادائیگی میں کوئی فرق صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔عورت اور مرد کی نماز کا ایک جیسا ہونا اس حدیث سے ثابت ہے جس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:”تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو“۔(بخاری:۶۳۱)

④ مسنون غسل نہ کرنا:

اکثر لوگ نبی اکرم ﷺ کے مسنون غسل کے طریقے سے ناواقف ہیں، اسلیئے مسنون غسل کا طریقہ بیان کیا جارہا ہے تاکہ ایک طرف لوگ غسل صحیح طریقے سے کرسکیں اور دوسری طرف نبی اکرم ﷺ کی سنت پرعمل کرسکیں۔

http://www.quransunnah.com

نبی اکرم ﷺ نے پہلے دو یا تین مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر (دایاں) ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر زور سے رگڑا، پھر نماز والا وضو کیا۔ پھر اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالے (اور پانی کو بالوں کو جڑوں تک پہنچایا) پھر سارے بدن کو دھویا پھر اس جگہ سے (قدرے) ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ (بخاری:۲۲۷، مسلم:۳۱۷)

☆ وضو کی غلطیاں:

⑤ وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھنا:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''بسم اللہ ۔۔ کہتے ہوئے وضو کرو''۔ (نسائی:۷۸، ابن خزیمہ:۱۴۴)

⑥ اعضاء وضو کا خشک چھوڑ دینا:

بعض اوقات جلدی میں نمازی وضو صحیح طریقے سے نہیں کرتے اور ان کے وضو کے اعضاء خشک رہ جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو میں اپنے ایڑی نہیں دھوئی تھی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(وضو میں) اپنی ایڑیاں (خشک چھوڑنے والوں) کیلئے جہنم کی آگ کی شکل میں ہلاکت و بربادی ہے''۔ (مسلم:۵۷۳، ۲۴۲)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو پاؤں پر ناخن برابر جگہ خشک چھوڑ دینے پر فرمایا: ''جاؤ اور اچھی طرح وضو کر کے آؤ۔ (کیونکہ خشک جگہ چھوڑنے کی وجہ سے وضو مکمل نہیں ہوا)''۔ (مسلم:۵۷۶، ۲۴۳)

بعض لوگ موسم کی شدّت یعنی سردی و گرمی کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنے میں تنگی

http://www.quransunnah.com

محسوس کرتے ہیں اور بعض اوقات وضو نہ کر سکنے کی وجہ سے ان کی نماز بھی چھوٹ جاتی ہے حالانکہ وضو کرنے میں انسان جو مشقّت اٹھاتا ہے اسکی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات بلند کرتا ہے''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(بیماری یا سردی میں) مشقّت کے وقت بھی کامل سنوار کر وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت قدم اٹھانا، نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔۔۔'' (مسلم: ۵۸۷،۲۵۱)

اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے وضو کے اعضاء یعنی چہرے، منہ، نتھنے، ہاتھوں، سر اور پاؤں کے گناہوں کے جھڑنے کے متعلق بھی خوشخبری دی ہے''۔ (مسلم: ۱۹۳۰،۸۳۲)

وضو کے دوران بہت احتیاط کے باوجود آنکھوں کے کوئے (گوشے) خشک رہ جاتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ'' آپ ﷺ (دوران وضو) اپنی آنکھوں کے گوشے اچھی طرح ملتے تھے''۔ (ابن ماجہ: ۴۴۴)

داڑھی سنّتِ رسول ﷺ بلکہ سنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے لہٰذا جن حضرات نے داڑھی رکھی ہوئی ہوتی ہے انہیں چاہیئے چہرے کو دھوتے وقت کانوں کے ساتھ قلموں کو بھی احتیاط کے ساتھ دھولیں کیونکہ یہ بھی چہرے میں شامل ہیں اور اکثر دوران وضو قلموں کے پیچھے جلد خشک رہ جاتی ہے۔

۷ خلاف سنت وضو کرنا:

نبی اکرم ﷺ سے وضو کے اعضاء کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ

http://www.quransunnah.com

دھونا ثابت ہے۔(بخاری:۱۵۷،۱۵۸،مسلم:۵۵۹،۲۳۶،ابن خزیمہ:۱۵۴)
بعض نمازی تین مرتبہ سے بھی زیادہ اعضاء وضو کو دھوتے ہیں جسکے نتیجے میں وہ پانی کے اسراف وفضول خرچی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یاد رکھیئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''ایک وقت آئے گا کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو طہارت کرتے ہوئے (پانی کے استعمال میں) حد سے زیادہ مبالغہ کریں گے۔(تم ان میں سے نہ ہونا)''۔(ابوداؤد:۹۶)

۸ پانی کتنا استعمال کریں؟

نبی اکرم ﷺ غسل کے لیئے ایک صاع سے لے کر پانچ مد (تقریباً ۲ سے ۴ لیٹر تک) اور وضو کے لیئے ایک مد (۳/۴ لیٹر) پانی استعمال فرمایا کرتے تھے۔(بخاری:۲۰۱)

ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے۔(سورہ مائدہ:۶) لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نمازی تین مرتبہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کے باوجود پھر بھی پانی ہاتھ میں لے کر اس کو کہنیوں پر بہاتے ہیں۔ اسطرح وہ ایک طرف تو پانی ضائع کرتے ہیں اور دوسری طرف مسنون طریقے سے ہٹ کر وضو کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے سر کا مسح کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا۔ دونوں ہاتھ پہلے آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے لائے یعنی پہلے سر کے آگے سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو پیچھے گدی تک لے گئے پھر جہاں سے مسح شروع کیا تھا وہاں تک ہاتھوں کو واپس لائے۔(بخاری:۱۸۵،مسلم:۵۵۷،۲۳۵) مگر اس میں بھی بعض لوگوں نے ایک طرح سے زیادتی کی کہ سر کا مسح کرنے کے بعد پھر گردن کا مسح بھی کرتے ہیں۔ یاد رکھیئے! گردن کا مسح کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔(دیکھیئے: نیل الاوطار شرح

http://www.quransunnah.com

منتقی الاخبار امام شوکانی ج ا ص ۱۸۰ تا ۱۸۱، باب مسح العنق)

سر کا مسح کرنے سے پہلے لوگ عجیب طرح کی حرکات کرتے ہیں مثلاً پہلے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو جوڑ کر ان پر بوسہ دیتے ہیں، پھر ناک اور آنکھوں پر لگا کر پھر مسح کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی لوگوں کا خود ساختہ ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

بعض لوگ وضو کے دوران کچھ نہ کچھ پڑھتے رہتے ہیں حالانکہ دوران وضو نبی اکرم ﷺ سے دعائیں پڑھنا قطعاً ثابت نہیں ہے، تعجب کی بات ہے کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقے یعنی شروع میں بسم اللہ اور آخر میں دعائیں پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنی طرف سے وضو کے دوران دعائیں پڑھنا شروع کر دیں جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

۹ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال نہ کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو''۔ (ترمذی: ۳۹، ابن ماجہ: ۴۴۷) اسی طرح دوران وضو ابن سیرینؒ انگوٹھی والی جگہ دھویا کرتے تھے (بخاری: ۲۹، کتاب الوضو)

۱۰ مسواک کا استعمال:

مسواک کا استعمال آجکل بہت کم لوگ کرتے ہیں حالانکہ اس کی فضیلت کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسواک کر کے پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز سے (ثواب میں) ستّر گنا بڑھ جاتی ہے۔'' (صحیح ابن خزیمہ: ۱۳۷)

۱۱ وضو کے بعد مسنون اذکار کا اہتمام نہ کرنا:

http://www.quransunnah.com

نبی اکرم ﷺ وضو کرنے کے بعد کچھ دعائیں پڑھا کرتے تھے۔اگر ان دعاؤں کے معنی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وضو کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی سعادتیں طلب کرتا ہے،ان اذکار کو چھوڑنا دنیا و آخرت میں یقیناً بہت بڑا نقصان ہے، وہ دعائیں درج ذیل ہیں:

۱۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جو شخص کامل وضو کرے پھر یہ کلمات پڑھے،اس کے لیئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَا شَرِیْکَ لَه' وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه'، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ))(ترمذی:۵۵)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے،کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔اے اللہ! مجھے بکثرت توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے کردے۔''

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:((اَللّٰـهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ))''اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادے،میرے گھر میں وسعت فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا:''اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے آپ کو یوں دعاء کرتے ہوئے سنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا کوئی چیز مانگنے والی رہ گئی؟''(عمل الیوم واللیلۃ نسائی:۸۰،ابن سنی:۲۸)

۱۲ بغیر سُترہ اور اوٹ کے نماز پڑھنا:

http://www.quransunnah.com

نماز میں جن کاموں کے ذریعے خشوع حاصل ہوتا ہے، ان میں سے ہی ایک سُترہ (اوٹ) کا اہتمام کرنا اور اس کے قریب ہو کر نماز پڑھنا بھی ہے۔ اس سے نمازی کی نگاہ محدود حصے میں رہتی ہے، وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور لوگ بھی اس کے سامنے سے نہیں گذرتے، کیونکہ لوگوں کا سامنے سے گزرنا نمازی کو ذہنی طور پر پریشان کرتا ہے جس سے نماز کا اجر کم ملتا ہے۔ سُترہ کے اس عظیم فائدے کے باوجود آجکل اس کا اہتمام کم لوگ ہی کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے سُترہ رکھ لے اور اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو''۔ (سنن ابوداؤد: ٦٩٥) سُترے کے قریب ہو کر کھڑے ہونے کا بہت فائدہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں سُترہ رکھے تو اس کے قریب کھڑا ہو۔ اس طرح شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکتا''۔ (سنن ابوداؤد: ٦٩٥) نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو تاکید کی ہے کہ کسی کو اپنے اور سُترے کے درمیان سے نہ گزرنے دے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو سامنے سے نہ گزرنے دے، جس حد تک ہو سکے گزرنے والے کو روکے، اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے''۔ (صحیح مسلم: ٥٠٥)

١٣ لباس کی زیب وزینت اختیار نہ کرنا:

بعض صنعتی فیکٹریوں میں کام کرنے والے حضرات اپنے کام والے میلے کچیلے کپڑوں میں نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں تشریف لے آتے ہیں۔ اور بعض حضرات اپنے سونے والے کپڑوں میں ہی نماز ادا کر لیتے ہیں جو یقیناً نماز میں الجھن پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی گھروں اور فیکٹریوں میں نماز کے لیئے ایک

صاف ستھرا لباس رکھیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا اہتمام کرو'' ۔ (الاعراف: ۳۱) اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان پر کہ'' اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیئے زیب و زینت اختیار کی جائے'' ۔ (بیہقی، مصنف عبد الرزاق) پر عمل کر سکیں۔

۱۴ نماز کو غور و تدبّر سے نہ پڑھنا:

نماز کو غور وفکر سے نہ پڑھنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ نمازی کو نماز میں پڑھی جانے والی قرآن پاک کی سورتوں اور دعاؤں کا ترجمہ و معنیٰ یاد نہیں ہوتا اور وہ عادتاً نماز پڑھتا ہے جسکے نتیجے میں نماز خشوع وخضوع سے یکسر عاری ہوتی ہے ۔ اگر ہر نمازی کو قرآنی آیات و دعاؤں کا ترجمہ آتا ہو تو اسے یہ احساس ہوگا کہ وہ اپنے رب سے کیا گفتگو کر رہا ہے؟ کیا دعائیں مانگ رہا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو درحقیقت وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے، اسے خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ کس انداز سے باتیں کر رہا ہے'' ۔ (مستدرک حاکم ۱/۳۳۶)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کا ہے جو وہ مانگ لے'' ۔ (صحیح مسلم: ۳۹۵)

امام ابن جریر طبریؒ سورہ فرقان کی آیت نمبر ۷۳ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس آدمی کے بارے میں بڑی حیرانی ہوتی ہے جو بلا سمجھے قرآن پڑھتا ہے، آخر اسے قرآن کی لذت کیسے ملتی ہوگی؟

نماز کو غور وفکر سے نہ پڑھنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ نماز میں باجماعت نماز ادا

http://www.quransunnah.com

کرتے ہوئے مقتدی امام کی قراءت سنتے ہیں مثال کے طور پر امام قرآن پاک کی یہ آیتیں پڑھتا ہے کہ: ''نماز انسان کو فحاشی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے''۔(عنکبوت:۴۵)''تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے''۔(حجرات:۱۲) ''ہر اس شخص کیلئے تباہی ہے جو لوگوں پر طعن کرنے والا اور برائیاں نکالنے والا ہے''۔(ھمزہ:۱)''ناپ تول میں کمی نہ کرو''۔(بنی اسرائیل:۳۵)''شراب اور جوا گندے اور شیطانی کام ہیں''۔(مائدہ:۹۰)''اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کرتے ہوئے سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کرتا ہے، یا پھر یہ آیت تلاوت کرتا ہے کہ:''اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو''۔(النساء:٦۵)وغیرہ

امام کی جہری تلاوت دراصل مقتدیوں کیلئے یاددہانی اور برین واشنگ کی طرح ہوتی ہے مگر ان سب آیات کے بار بار سننے کے باوجود ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور یہ آیات ہمارے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہی نمازی نماز ادا کرنے کے بعد فحاشی کے کاموں میں بڑھ چڑھکر حصہ لیتے ہیں، برائیوں سے دوسروں کو منع کرنا تو کجا خود ان میں ملوّث ہوتے ہیں، غیبت کرتے ہیں، طعن و تشنیع اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے سے دریغ نہیں کرتے، دوکان میں بیٹھ کر ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، شراب پیتے اور جوا کھیلتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر شرک جیسی بیماری میں مبتلا ہیں، نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کو چھوڑ کر طرح طرح کی بدعات میں مبتلا ہیں۔اس کی وجہ صرف اور صرف نماز کو سوچ سمجھ کر نہ پڑھنا اور اس کا اثر قبول نہ کرنا ہے۔

نماز کو غور و فکر سے پڑھنے کی ضرورت آخر کیوں؟

نماز کو غور و فکر سے پڑھنا اس لیئے بھی ضروری ہے کہ جتنا سوچ سمجھ کر نماز پڑھی ہوگی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''بے شک بندہ نماز پڑھتا ہے مگر ہر آدمی کا

http://www.quransunnah.com

اجر مختلف لکھا جاتا ہے۔ کسی کے لیئے دسواں حصہ اور کسی کے لیئے نواں حصہ، اسی طرح ۔۔ آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ، تہائی حصہ یا آدھا حصہ"۔ (ابوداؤد: ۷۹۶، مسند احمد ۳۱۹/۴، ۳۲۱، ۲۶۴، صحیح ابن حبان ۲۱۰/۵ ح ۱۸۸۹)۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "تجھ کو نماز سے اتنا ہی اجر ملے گا جتنا تم نے سوچ سمجھ کر نماز پڑھی ہے۔" (مجموع الفتاوی لابن تیمیہ ۶۱۲/۲۲)

۱۵ مسنون نماز کا طریقہ معلوم ہونے کے بعد بھی اس پر عمل نہ کرنا:

بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے معلوم ہو جانے کے بعد بھی اپنے طریقہ نماز کو درست نہیں کرتے، اللہ ان کو ہدایت دے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ: "ان لوگوں کو جو نبی ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ انہیں (دنیا میں) کوئی فتنہ یا (آخرت میں) دردناک عذاب پہنچے"۔ (النور: ۶۳)۔ اس آیت کی روشنی میں ہم اگر دیکھیں تو مسلمان امت میں جو اختلافات نظر آرہے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کی سنت سے اعراض اور دوسرے لوگوں کے طریقہ پر عمل کرنا ہے۔ اسکے علاوہ نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو جاننے کے باوجود نہ اپنانے سے بندے کی نماز کی مقبولیت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ نماز کے دوران لوگ درج ذیل امور میں صحیح احادیث کی مخالفت کرتے ہیں:

۱۶ سینے پر ہاتھ نہ باندھنا:

حضرت ھلب طائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھوں کو سینے پر باندھے ہوئے تھے۔ (مسند احمد: ۲۲۶/۵)

http://www.quransunnah.com

○ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے پر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔(ابن خزیمہ:۴۷۹، سنن بیہقی:۳۰/۲، مسند بزاز)

۱۷ امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے''۔ (بخاری:۷۵۶، مسلم:۳۹۴،۸۷۴، ابوداؤد:۸۲۲، ترمذی:۲۴۷، نسائی:۹۱۱، ابن ماجہ:۸۳۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قراءت کرنا مشکل ہوگئی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم بھی امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم سوائے سورہ فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اسے نہیں پڑھتا''۔(مسند احمد ۳۱۶/۵، ۳۲۲، ابوداؤد:۸۲۳، ترمذی:۳۱۱، نسائی:۹۲۱، جزء القراءۃ للبخاری:۶۰، ۲۲۶، دارقطنی:۳۱۸/۱، ابن حبان:۱۷۷۶، حاکم ۲۳۸/۱، سنن بیہقی:۱۶۴/۲، ابن ابی شیبہ:۳۷۳/۱، طحاوی:۲۱۵/۱ نے حسن سند سے روایت کی ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے، نامکمل ہے''۔(مسلم کی روایت میں ''ناقص ہے'' کا لفظ تین بار ہے) راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا امام کے اونچی آواز سے پڑھتے وقت کیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا: سورہ فاتحہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ (مسلم:۳۹۵/۸۷۸، ابوداؤد:۸۲۱، ابن ماجہ:۸۳۸، مالک:۸۴/۱، ابن خزیمہ:۴۸۹، ابن

http://www.quransunnah.com

ابی شیبہ:۱/۳۷۵، ابن حبان ۱۷۷۵، جزء القراءۃ للبخاری:۱۵، ۶۸، ۶۵، ۷۲، عبد الرزاق:۲۷۶۷، ابوعوانہ:۱۳۸/۲، سنن بیہقی:۳۸/۲، کتاب القراءۃ:۸۲ میں صحیح سند سے مروی ہے)

صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ میں سے اہلِ علم کی اکثریت کا عمل اِنہی احادیث پر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عائشہ، حضرت انس، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام کی فہرست کیلئے امام بخاری اور امام بیہقی رحمہما اللہ کی جزء القراءۃ کی طرف رجوع کیا جائے۔

ائمہ مذاہب میں سے امام مالک، حضرت عبداللہ ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔

۱۷ رفع الیدین نہ کرنا:

رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا (یعنی ہاتھوں کا اٹھانا جیسے تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھایا جاتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ عمل ہے مگر بہت سے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو اپنے تقلیدی مسلک کی وجہ سے نہیں اپناتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی موجودگی کے باوجود ان کا رفع الیدین کی سنت کو چھوڑنا بہت بڑی جرأت کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح

http://www.quransunnah.com

رکوع سے پہلے اور بعد میں بھی اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور دو سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔ (بخاری:۷۳۵، مسلم ۸۶۱ /۳۹۱، ابوداؤد:۷۲۱، ترمذی:۲۵۵، نسائی:۱۰۵۸، ابن ماجہ:۸۵۸)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔(بخاری:۷۳۷، مسلم:۲۴، ابن خزیمہ:۲۹۵/۱) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما وہ صحابی ہیں جو ۹ ہجری ماہ رجب میں مسلمان ہوئے جبکہ جنگ تبوک کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ رفع الیدین کرنا آپ ﷺ کی زندگی کا آخری فعل تھا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔(مسلم:۴۰۱) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو یمن سے آ کر مسلمان ہوئے۔ یہ ۹ ہجری میں شوال، ذیقعدہ کے لگ بھگ سردی کے موسم میں مدینہ آئے انھوں نے آپ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔ پھر گرمی کے موسم میں آئے تو اس وقت بھی آپ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔ اسکے تقریباً چھ ماہ بعد نبی اکرم ﷺ فوت ہوگئے۔

خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ اپنے رسالہ جزء رفع الیدین میں لکھتے ہیں کہ کسی ایک صحابی سے بھی صحیح سند کے ساتھ ترکِ رفع الیدین ثابت نہیں ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی، سب رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (جزء رفع الیدین للبخاری)

http://www.quransunnah.com

○ امام عطاء بن رباح (جو امام ابوحنیفہ رحمہٗ اللہ کے استاد ہیں) انھوں نے تقریباً تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔ (جزء رفع الیدین للبخاری)

۱۹ آمین بلند آواز سے نہ کہنا:

آمین بلند آواز سے کہنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وَلَا الضَّآلِّيْن پڑھتے تو آمین کہتے تھے اور اپنی آواز کو بلند کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد:۹۳۲، ترمذی:۲۴۸، ابن ماجہ:۸۵۵)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْن پڑھا اور پھر آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے آواز کو لمبا کیا۔ (جزء القراءۃ للبخاری:۲۰۹، ترمذی:۲۴۸، احمد:۳۱۶/۴)

ابن جریج رحمہٗ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہٗ اللہ سے پوچھا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فاتحہ کے بعد آمین کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور مقتدی بھی آمین کہا کرتے تھے حتی کہ آمین کی آواز سے مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔ (دار قطنی:۱۱۱، عبدالرزاق:۲۶۴۰، مسند شافعی:۷۶/۱، بیہقی:۵۹/۲)

۲۰ نماز کے آخری تشہد میں تورّک نہ کرنا:

تعجب کی بات ہے کہ ہماری عورتیں تو نماز میں تورّک کریں مگر مرد حضرات نہیں کرتے۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث سے تورّک ثابت ہے۔ تورّک یہ ہے کہ آخری تشہد میں نمازی اپنے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے۔ (بخاری:۸۲۸، ابوداؤد:۹۶۳، مسلم)

http://www.quransunnah.com

۲۱ اگلی صف میں جانے کیلیئے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا:

مسجد میں آنے والوں کو چاہیئے جہاں جگہ ملے وہیں پر بیٹھ جائیں لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے بعض بعد میں آنے والے لوگ پہلی صفوں میں جگہ پانے کے لیئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے پھرتے ہیں اوراس طرح دوسرے لوگوں کیلیئے اذیت کا باعث بنتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آنے لگا تو آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: بیٹھ جاؤ! تم نے لوگوں کو ایذا دی اور دیر لگائی ہے۔ (ابوداؤد:۱۱۱۸، ابن خزیمہ:۱۸۱۶، ابن حبان:۵۷۲)

مسجد میں پہلے آنے والوں کو چاہیئے کہ وہ پہلی صفوں میں بیٹھیں اور خالی جگہ نہ رہنے دیں تا کہ لوگ خالی جگہ دیکھ کران کے اوپر سے نہ گذریں اور گذرنے والے بھی گناہگار نہ ہوں۔

۲۲ جمعہ کے دن دیر سے مسجد میں آنا:

جمعہ کے دن نمازیوں کو مسجد میں امام سے پہلے آنا چاہیئے تا کہ ایک طرف وہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرسکیں اور دوسری طرف ان کا نام جمعہ ادا کرنے والے نمازیوں کی فہرست میں لکھا جا سکے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر ثواب لکھنے کیلیئے ٹھہرتے ہیں اور سب آنے والوں کا نام لکھ لیتے ہیں، جو شخص نماز جمعہ کے لیئے اول وقت مسجد میں جاتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا مکہ میں قربانی کے لیئے اونٹ بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے، پھر جو بعد میں آتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا مکہ میں قربانی کیلیئے گائے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے، اس کے بعد دنبہ بھیجنے والے کے برابر، اس کے بعد مرغی اور اسکے بعد آنے والے کو انڈہ صدقہ

http://www.quransunnah.com

کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لیئے نکلتا ہے تو فرشتے دفتر (لکھے ہوئے اوراق) لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں''۔(بخاری:۹۲۹،۳۲۱۱،مسلم:۸۵۰)

۲۳ باجماعت نماز ادا نہ کرنا:

باجماعت نماز سے پیچھے رہنا بھی وبائی مرض کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے اور لوگوں کی اکثریت اس معاملے میں بہت غفلت اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعت سے نماز نہ پڑھنا بہت معمولی کام سمجھتی ہے۔حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب یہ جمع ہو جائیں تو نماز کے لیئے آذان کہنے کا حکم دوں اور جب آذان ہو جائے تو لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیئے کسی شخص کو مامور کروں اور ان لوگوں کے پاس جاؤں جو (بغیر کسی عذر کے) جماعت میں حاضر نہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں''۔(بخاری: کتاب الاذان، باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ)

ایک نابینا صحابی عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے لیئے کوئی ایسا رہبر نہیں جو مسجد تک میری رہنمائی کر سکے پھر انھوں نے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دی جائے۔آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ مجلس سے لوٹے تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا اور پوچھا:''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟''انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا:''تب تمہارے لیئے مسجد میں نماز کے لیئے حاضر ہونا ضروری ہے''۔ (صحیح مسلم، سنن نسائی)

http://www.quransunnah.com

غور کیجئے! ایک تو نابینا صحابی اور دوسرے انہیں مسجد میں لانے والا بھی کوئی نہیں، مگر نبی اکرم ﷺ باجماعت نماز کیلئے انہیں مسجد میں آنے کا حکم دے رہے ہیں جس سے باجماعت نماز کی ضرورت واہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور ہماری آنکھیں بھی کھل جانی چاہئیں کہ ہم دیکھتے سنتے، نہ کوئی بیماری، نہ کوئی عذر مگر مسجد میں باجماعت نماز میں آنے سے قاصر! آخر کیوں؟

اسکے علاوہ باجماعت نماز کو چھوڑنے والے نماز کے ۲۵ یا ۲۷ گنا زیادہ ثواب حاصل کرنے کی فضیلت سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔(بخاری)

۲۴ باجماعت نماز سے ملنے کے لیئے بھاگنا:

بعض لوگ جماعت کے ساتھ اس حال میں ملتے ہیں کہ وہ دوڑتے ہوئے اور شور کرتے ہوئے آتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ آدمیوں کی طرف سے حرکت کے ساتھ ساتھ بلند آوازوں کو سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نے نماز کے لیئے جلدی کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو! جب نماز کے لیئے آؤ تو اطمینان اور سکون کے ساتھ آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو نہ مل سکے اسے مکمل کر لو''۔(بخاری:٦٣٦، مسلم:۱۳٦٠/٦٠٢)

نماز کیلیئے بھاگنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز کے لیئے بھاگ کر جانا درجات کی بلندی اور گناہوں کو ختم کرنے میں کمی کا باعث ہے، اسلیئے کہ جب ایک مسلمان تیزی سے چلتا ہے تو اس کے قدم کم ہو جاتے ہیں اور جب قدم کم ہوں گے تو اس سے حاصل ہونے والے درجات بھی یقیناً کم ہوں گے اور معاف ہونے والے گناہ بھی کم ہوں گے۔

۲۵ صف بندی کے متعلق پانچ غلطیاں:

(۱) صف کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے تاکیدی فرامین:

http://www.quransunnah.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صفیں درست کرلو، کندھے برابر کرلو، صف کے درمیان خالی رہ جانے والی جگہ کو پُر کرلو، اپنے بھائیوں کے لیئے نرم ہوجاؤ اور شیطان کے لیئے جگہ نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جو شخص صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا''۔ (سنن ابوداؤد: ٦٦٦، ابن خزیمہ: ١٥٤٩)

نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین دفعہ فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کرو (نیز فرمایا:) اللہ کی قسم! تم صفوں کر برابر کرو ورنہ اللہ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا''۔ راوی (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا ہر شخص دوسرے کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنہ خوب ملا کر کھڑا ہوتا (ابوداؤد: ٦٦٢)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوں اور صفیں قریب قریب بناؤ نیز گردنیں بھی برابر رکھو۔ بے شک مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے چھوٹے بچے کی شکل میں صفوں میں موجود خلاء سے گزر رہا ہے''۔ (ابوداؤد: ٦٦٧، نسائی: ٨١٦)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتی کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہیں، یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ ہم لوگ آپ ﷺ سے سیکھ چکے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ایک روز نکلے اور تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرلیا کرو،

http://www.quransunnah.com

ورنہ اللہ تم میں باہم مخالفت ڈال دے گا''۔(مسلم:۹۷۹،۴۳۶)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے''۔(بخاری:۷۲۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صفوں برابر کرنے کا حکم دیتے تھے اور جب لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں اس وقت تکبیر کہتے۔(موطا امام مالک:۱۵۸)

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل:

قدم کے ساتھ قدم ملانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسنون عمل کی حیثیت سے معروف ومعمول بہ تھا۔ فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگر آج میں ان میں سے کسی کے ساتھ قدم کے ساتھ قدم ملاؤں (جس طرح ہم ملاتے تھے) تو وہ خچر کی طرح بدک جائیں۔

(۳) صف بندی کے متعلق ہمارا طرز عمل کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ کی تاکید اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل سننے کے بعد ہم آپ کو نمازیوں میں درج ذیل خرابیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن سے یقیناً نماز کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے:

۱) اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پہلی رکعت کے بعد صف میں خلا پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ شروع میں اپنی جسامت سے زیادہ جگہ گھیر لیتے ہیں اور پھر بعد میں اپنے قدم کے درمیان فاصلے کو مسلسل کم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے صف میں اتنا خلاء پیدا ہو جاتا ہے کہ ہر چار چھ آدمیوں کے مابین ایک آدمی کی گنجائش نکل آتی ہے اور دوسری طرف صفوں کو ملانے کے لیۓ نمازی حضرات کو اپنی جسامت سے زیادہ پاؤں

پھیلانے پڑتے ہیں اور پھر دونوں قدموں کے درمیان بہت زیادہ خلاء ہونے سے نمازی عجیب سی صورت میں نظر آتا ہے۔

۲) بعض نمازی مل کر کھڑے ہونے کو بُرا جانتے اور دوسرے نمازی کو دور دھکیلتے ہیں یا خود کھسکنا شروع کر دیتے ہیں جس سے صف میں خلاء پیدا ہو جاتا ہے۔

۳) صفوں کو سیدھا کرانا امام کی ذمہ داری ہے مگر امام اس مسئلے میں انتہاء درجے کی غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور صفوں کو سیدھا کرائے بغیر نماز شروع کر دیتے ہیں جس سے مقتدیوں میں بھی لاپرواہی کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ صفوں کو درست کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔

۴) بعض لوگ صف میں باقی لوگوں سے آگے ہو کر یا پیچھے ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے صف میں کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانے کا حکم دیا ہے۔

۵) بعض لوگ صف میں سختی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں یہ جاننے کے باوجود کہ ان کے ساتھ کھڑے نمازی کیلئے جگہ تنگ ہے۔ اس مسئلے میں بھی لوگ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی سخت مخالفت کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صف میں ایک دوسرے کیلئے نرم ہو جاؤ۔

۳۰ سنّتِ مؤکّدہ کو ہمیشہ مسجد میں ادا کرنا:

سنّتِ مؤکّدہ وہ سنّتیں ہیں جو فرض نماز سے پہلے اور بعد میں ادا کی جاتی ہیں اور انکو پڑھنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے تاکید ثابت ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے والے اکثر نمازی ان سنتوں کو مسجد میں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ افضل یہ ہے کہ سنت نماز گھر میں ادا کی

جائے ۔حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیئے تشریف لے جاتے، پھر گھر واپس آ کر دو رکعت ادا فرماتے اور پھر مغرب لوگوں کو پڑھانے کے لیئے تشریف لے جاتے ۔اس سے فارغ ہو کر گھر واپس آ کر دو رکعت ادا فرماتے اور جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعت ادا فرماتے''۔(صحیح مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیئے بھی رکھو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ''۔(مسلم، فتح الباری) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! فرض نماز کے علاوہ ہر نماز گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں ادا کرنے سے بھی افضل ہے''۔(سنن ابوداؤد)

☆سنّتِ مؤکّدہ گھر میں کیوں ادا کریں؟

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی ریاکاری (دکھاوے) سے محفوظ رہنے کے حوالہ سے بے فکر نہیں ہو سکتا کیونکہ ریاکاری اندھیری رات میں پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ غیر محسوس طریقے سے انسان میں سرایت کر جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز سے باخبر کروں جو میرے نزدیک تمہارے لیئے مسیح دجّال سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے؟'' راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شرک اصغر ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیئے کھڑا ہوتا ہے تو اسے بڑے اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے اسلیئے کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہوتا ہے''۔(ابن ماجہ)

اسلیئے گھر میں نماز پڑھنے والا ایک تو سنت پر عمل کرتا ہے اور اس شرک سے بھی بچا رہتا ہے۔اسکے علاوہ گھر میں نماز پڑھنے سے گھر والوں خصوصاً بیوی اور بچوں کی دو طرح سے

تربیت بھی ہوتی ہے، ایک اس طرح کہ اگر ان کی نماز میں غلطی یا کوتاہی ہوتی ہے تو وہ دیکھ کر درست کر لیتے ہیں، اور دوسرے یوں کہ اگر ان میں سے کوئی نماز کو چھوڑ دیتا ہے تو گھر کے سربراہ کا عمل انھیں اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ بھی نماز پڑھیں۔

۳۱ نماز میں سکون واطمینان کا نہ ہونا:

نماز میں سکون واطمینان کا اختیار کرنا واجب ہے۔ خشوع کے واجب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''ایسے اہلِ ایمان یقیناً کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں''۔ (مومنون: ۱،۲) آگے چل کر فرمایا: ''یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے، اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے''۔ (مومنون: ۱۰، ۱۱)

نماز میں خشوع کا وجوب نبی اکرم ﷺ کی تنبیہ اور وعید سے بھی ثابت ہوتا ہے جیسا کہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا حالتِ خشوع کے منافی ہے۔ جب آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے والے پر وعید سنائی ہے تو معلوم ہوا کہ خشوع واجب ہے۔ (مجموع الفتاوی ۲۲/ ۵۵۳، ۵۵۸)

نبی اکرم ﷺ نماز میں پرسکون طریقے سے کھڑے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی طبعی جگہ پر آ جاتی تھی (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ)۔ نماز میں کوتاہی کرنے والے کو بھی آپ ﷺ نے رکوع، سجدے، قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونا) وغیرہ میں اطمینان وسکون کا حکم دیا اور اس کو تین یا چار مرتبہ فرمایا کہ تو نماز کو دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں (صحیح مسلم: ۸۸۵/ ۳۹۷)۔

نماز میں سکون اور اطمینان نہ ہونے سے نبی اکرم ﷺ نے ایسی نماز کو باطل قرار دیا ہے بلکہ ایک شخص کو تین یا چار مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نماز دوبارہ پڑھ تو نے قیام،

رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ اطمینان سے ادا نہیں کیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے آدمی کو نماز کا چور قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ شرابی، زانی اور چور کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کبیرہ گناہ ہیں اور ان میں سزا بہت ہے اور غور سے سنو! بہت بُری چوری اس آدمی کی ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کس طرح نماز کی چوری کرتا ہے؟ فرمایا نہ اس کا رکوع صحیح طریقے سے کرتا ہے اور نہ سجدہ (موطا امام مالک: ۱/۱۶۷، ابن حبان، بیہقی: ۸/۲۱۰،۲۰۹)

درجہ بالا احادیث سے ہر اس آدمی کو چوکنا ہو جانا چاہیئے جو بہت محنت و مشقت کے بعد نماز کے لیئے آتا ہے مگر ایک طرف تو اس کی نماز ادا ہی نہیں ہوتی اور دوسری طرف وہ نماز کا چور شمار کیا جاتا ہے صرف اسلیئے کہ اس نے رکوع و سجدہ میں سکون و اطمینان اختیار نہیں کیا۔

۳۲ دورانِ نماز اعضاء کا قبلہ رخ نہ ہونا:

جو لوگ دورانِ نماز بالکل سیدھے قبلہ رخ پاؤں رکھتے ہیں ان کی تعداد انگلیوں پر شمار کی جا سکتی ہے، اسی طرح ان لوگوں کی تعداد بھی جو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو سجدہ میں بالکل سیدھا رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم بکثرت مشاہدہ کرتے ہیں کہ اکثر لوگوں کے اعضاء کا رخ شمالاً جنوباً ہوتا ہے نہ کہ قبلہ کی طرف۔ یہ امر خلافِ استحباب ہے جس کی اصلاح ضروری ہے۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ”آپ ﷺ جب نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو اپنا رخ قبلے کی طرف کرتے“۔ (ابن ماجہ) اس حدیث سے واضح ہوا کہ جب چہرے کا رخ قبلہ کی جانب ہوگا تو لامحالہ باقی اعضاء بھی اُسی جانب ہوں گے۔

http://www.quransunnah.com

◯ نیز اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ ''آپ ﷺ سجدے میں اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کیئے ہوئے تھے''۔(صحیح ابن خزیمہ)

۳۳ رکوع میں کمر سیدھی نہ رکھنا:

آپ بعض نمازیوں کو دیکھیں گے وہ دوران نماز اپنی کمر کو یا تو نیچے جھکائے رکھتے ہیں یا پھر اوپر اٹھائے رکھتے ہیں، یا پھر سر کو بہت بلند رکھتے ہیں، یا سر کو نیچے جھکا لیتے ہیں، یہ تمام صورتیں غلط ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص ساٹھ برس نمازیں پڑھتا ہے مگر اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی اس لیئے کہ وہ کبھی رکوع درست کرتا ہے اور سجدہ صحیح نہیں کرتا اور کبھی سجدہ درست کرتا ہے تو رکوع صحیح نہیں کرتا''۔(الترغیب والترہیب)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ رکوع وسجدہ مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم نے نماز پڑھی ہی نہیں اگر تم ایسے ہی مر گئے تو اس فطرت (یعنی دین) پر نہیں مرو گے جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔(بخاری:۷۹۱) مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا کتنی مدت سے ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ''تم نے چالیس سال نماز پڑھی ہی نہیں ہے''۔(مسند احمد ۵/۳۸۴)

رکوع کیسے کیا جائے؟

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیئے کھڑے ہوتے۔۔۔پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر نہ تو اپنے سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ اسے زیادہ اٹھاتے یعنی کمر

http://www.quransunnah.com

اور سر بالکل ایک سیدھ میں رکھتے تھے‘‘۔(ابوداؤد:۷۳۰)رکوع میں نبی اکرم ﷺ ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں پر کھول کر رکھتے تھے۔(حاکم:۱/۲۲۴)اور دونوں ہاتھوں کو کمان کے چلے کی طرح تان لیتے(بغیر خم کے سیدھے رکھتے)اور انہیں پہلو سے الگ رکھتے تھے۔(ابوداؤد:۷۳۴،ترمذی:۲۶۰)حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو کمر کو بالکل سیدھا رکھتے کہ اگر اس پر پانی بہایا جائے تو ٹھہر جائے۔(ابن ماجہ:۸۷۲،طبرانی کبیر:۱۲۷۸۱)

۳۴ باجماعت نماز کے ہوتے ہوئے سنت اور نوافل ادا کرنا:

اکثر مساجد میں ہم دیکھتے ہیں کہ باجماعت نماز ہوتے ہوئے لوگ نوافل اور سنت بالخصوص فجر کی دوسنت ادا کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:’’جب نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو پھر اس کے سوا کوئی(نفل،سنت)نماز نہیں ہوتی‘‘۔(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین:۷۱۰)اسلیئے وہ لوگ جو نوافل و سنت ادا کر رہے ہوں جب باجماعت نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو اس صورت میں انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنی نماز کو ختم کریں اور امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائیں۔

وہ لوگ جو فجر کی پہلی دوسنت نہ پڑھ سکے ہوں جب وہ مسجد میں داخل ہوں اور نماز کی اقامت کہی جا چکی ہو تو انہیں چاہیئے کہ وہ امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جائیں اور نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد پڑھ لیں۔اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ نمازِ فجر کے بعد آپ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:’’یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟‘‘اس نے کہا:میں فجر کی پہلی دوسنت ادا نہیں کر سکا،اب ادا کر رہا ہوں۔یہ سن کر آپ

http://www.quransunnah.com

ﷺ خاموش ہو گئے اور منع نہیں فرمایا۔(مسند حمیدی:۸۶۸، ابوداوٗد:۱۲۶۵، دارقطنی:۱ /۳۸۴،۳۸۳، بیہقی:۲ /۲۸۳، ابن خزیمہ:۱۱۱۶، ابن حبان:۶۲۴، حاکم:۱/۲۷۵)۔

۳۵ رکوع میں ملنے والے کا اس رکعت کو شمار کرنا:

رکوع کی رکعت کو شمار کرنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ قیام،نماز کا رکن ہے اسی طرح سورہ فاتحہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ایک رکعت میں دو فرائض کو چھوڑنے والے کی رکعت کیسے ادا ہو جائے گی؟ بعض لوگ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے اس لفظ (لا تعد) سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رکوع میں مل جانے والی رکعت کو لوٹایا نہ جائے حالانکہ حدیث کے ان الفاظ (لا تعد) میں درج ذیل احتمالات ہیں:

۱۔ **لاَ تَعُدْ** (آئندہ ایسا نہ کرنا) ۲۔ **لاَ تُعِدْ** (تو رکعت نہ دھرا)

۳۔ **لاَ تَعْدُ** (دوڑ کر نہ آیا کر) ۴۔ **لاَتعُدَّ** (اس رکعت کو شمار نہ کر)

واضح ہوا کہ حدیث کے الفاظ میں متعدد معانی کا احتمال ہے اسلیئے صحیح **لاَ تَعُدْ** ہے یعنی آئندہ ایسا نہ کرنا یہی معنی اکثر محدّثین نے بیان کیئے ہیں۔اسکے علاوہ قیام اور سورہ فاتحہ پڑھنا نماز کے واجبات میں سے ہیں جو شخص رکعت کا قیام اور فاتحہ نہ پڑھ سکا تو اسکے ذمے ان قضاء شدہ ارکان کا لوٹانا ضروری ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان ہے جس میں ہے:

’’جو نماز تو امام کے ساتھ پالے اس کے ساتھ پڑھ لے اور جو تجھ سے سبقت لے گئی اسکو لوٹاؤ‘‘۔(مسلم:۶۰۲)

۳۶ رکوع کے بعد قومہ میں مسنون دعاؤں کا اہتمام نہ کرنا:

http://www.quransunnah.com

اکثر نمازی حضرات ((رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کے بعد حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبارَکاً فِیہِ)) نہیں پڑھتے۔ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا۔ پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: ((رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ)) جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو پوچھا: ''یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟'' اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ان میں سے ہر ایک کی کوشش تھی کہ وہ دوسروں سے پہلے اس کا ثواب لکھ کر اللہ کے دربار میں پیش کرے''۔ (بخاری:۷۹۹)

رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر (قومہ میں) نبی اکرم ﷺ سے بعض دوسری دعائیں بھی ثابت ہیں مثلاً:

((مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَ کُلُّنَا لَکَ الْعَبْدُ، اَللّٰھُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ)) (مسلم: نسائی)

۳۷ قومہ اور جلسۂ استراحت نہ کرنا:

اکثر نمازیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ رکوع سے سیدھے کھڑے نہیں ہوتے (قومہ نہیں کرتے) اور نہ ہی ایک سجدہ کرنے کے بعد سیدھے بیٹھتے (جلسۂ استراحت کرتے) ہیں۔ یہ بھی بہت سنگین غلطی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''اے مسلمانوں کی جماعت! اس شخص کی نماز کچھ فائدہ مند نہیں جو رکوع وسجدے سے اپنی پیٹھ (صحیح طور پر)

http://www.quransunnah.com

سیدھی نہ کرے''۔ (سنن ابن ماجہ:۸۷۰،ابوداوٗد:۸۵۵،ابن حبان:۵۰۱)

جس شخص کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ نماز لوٹانے کا حکم دیا وہ اپنی نماز میں رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوتا تھا اور ایک سجدہ کرنے کے بعد سیدھا بیٹھتا بھی نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے اسکو نماز کا طریقہ سکھلاتے ہوئے فرمایا:۔۔۔۔''پھر اطمینان سے رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ تسلّی سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر (دوسرا) سجدہ بھی اطمینان سے کرو۔۔۔۔''(بخاری:۷۹۳،صحیح مسلم:۳۹۷/۸۸۵)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ طویل حدیث میں ہے:''نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ)) کہتے، پھر رفع الیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے (قومہ میں)۔۔۔۔پھر سجدہ سے سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑ کر بچھا دیتے اور اس پر بیٹھ جاتے اور خوب سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی، پھر دوسرا سجدہ کرتے''۔(ابوداوٗد:۷۳۰،۹۶۳،ترمذی:۳۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا:''جیسے میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح تمہیں نماز پڑھانے میں کوتاہی نہیں کروں گا''۔حضرت انس رضی اللہ عنہ رکوع سے اٹھ کر اتنی دیر سیدھے کھڑے ہوتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ شائد سجدہ کرنا بھول گئے ہیں اور اسی طرح ایک سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے کہ کہنے والا کہتا: شائد آپ دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے ہیں''۔(بخاری:۸۲۱)

۳۸ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کا زیادہ کھول کر رکھنا:

اکثر لوگ سجدہ میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو بہت کھلا ہوا رکھتے ہیں، یہ طریقہ

خلافِ سنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیاں نارمل انداز سے باہم میں ملی ہوئی ہوتی تھیں'۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۶۴۲، بیہقی: ۲/ ۱۱۲)

۳۹ سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے ملانا:

سجدے میں اکثر لوگ کہنیوں کو زمین سے ملا کر رکھتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھو''۔ (مسلم: ۱۱۰۴/ ۴۹۴) اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم میں سے کوئی اپنے بازوؤں کو کتّے کی طرح زمین پر نہ پھیلائے''۔ (بخاری: ۸۲۲، مسلم: ۱۱۰۲/ ۴۹۳، ابوداؤد: ۸۹۷، ترمذی: ۲۷۵)

۴۰ سجدہ میں پاؤں کی ایڑیاں نہ ملانا:

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو سجدے میں دیکھا اور آپ ﷺ کے پاؤں کی ایڑیاں ملی ہوئی تھیں''۔ (ابن خزیمہ: ۶۵۴، بیہقی ۱۱۶/۲) اسلیئے ہر نمازی کو سجدے میں اپنے دونوں پاؤں کی ایڑیوں کو ملانا چاہیئے۔

۴۱ سجدہ میں ناک اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر نہ ٹکانا:

اکثر لوگ سجدہ میں ناک اور پاؤں کی انگلیوں کو زمین کے ساتھ نہیں لگاتے، ایسا کرنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ سجدہ سات اعضاء پر کرنا فرض ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی (اور آپ ﷺ نے ناک کی طرف اشارہ کیا)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں''۔ (بخاری: ۸۰۹، مسلم: ۱۰۹۸، ۴۹۰)

http://www.quransunnah.com

○ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں ناک زمین پر نہیں لگا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ میں جس کی ناک زمین پر نہیں لگتی اس کی نماز نہیں ہوتی''۔ (دارقطنی: ۱/ ۳۴۸، طبرانی: ۱۱۹۱۷، مصنف عبد الرزاق: ۲۹۸۲، سنن بیہقی: ۲/ ۱۰۴)

۴۲ دو سجدوں کے درمیان دُعاء نہ کرنا:

ایک سجدہ کرنے کے بعد سیدھا بیٹھنا تا آنکہ ہر ہڈی اپنے اصلی مقام پر واپس آجائے، فرض ہے۔ نماز ی کو چاہیئے کہ اس وقفے میں ایک اور فضیلت بھی حاصل کرلے اور وہ ہے دو سجدوں کے درمیان دُعا کرنا۔ نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) (ترمذی: ۲۸۴، ابوداؤد: ۸۵۰)

''الٰہی مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما اور میرے نقصان پورے کر اور مجھے بلندی عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور صحت دے اور رزق دے''۔

۴۳ نقش ونگار والے کپڑوں میں نماز پڑھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کالی اور سفید دھاری والی قمیص میں نماز کے لیئے کھڑے ہوئے تو آپ کی توجہ اس کی دھاریوں کی طرف مبذول ہوگئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: ''یہ دھاری دار قمیص ابوجہم بن حذیفہ کو دے دو اور سادہ قمیص مجھے لا دو، اس قمیص نے مجھے نماز سے غافل کر رکھا تھا''۔ (صحیح بخاری: ۳۶۶، صحیح مسلم: ۵۵۶)۔ اسلیئے تصویر والے کپڑے میں نماز ادا کرنا منع ہے اور

http://www.quransunnah.com

بالخصوص جاندار اشیاء کی تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

۴۴ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا:

یہ بھی ایک بہت بڑی غلطی ہے اور ہم اکثر لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ کھانا جب لگا دیا جاتا ہے اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ پہلے نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں اور نماز سے پہلے کھانا کھانے کو بُرا جانتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی''۔ (صحیح مسلم: ۵۶۰) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کھانا چھوڑ کر نماز شروع کرے گا تو اس کا دل کھانے میں اٹکا رہے گا اور وہ سکون واطمینان سے نماز نہیں پڑھ سکے گا۔ اس لیئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تم کھانا کھا لو، اور کھانا بھی جلدی جلدی نہ کھاؤ''۔ (صحیح بخاری: ۵۱۴۷، صحیح مسلم: ۵۵۷)

۴۵ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنا:

ایک آدمی کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت تنگ کر رہی ہو اور وہ پھر بھی نماز پڑھتا رہے تو اس حرکت سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے کہ کوئی پیشاب یا پاخانے کی حاجت کو روک کر نماز پڑھتا رہے۔ (ابن ماجہ: ۶۱۷) اگر کسی کو ایسی صورت درپیش ہو کہ باجماعت نماز کھڑی ہو جائے اور اسے بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو تو وہ پہلے بیت الخلاء میں جا کر اپنی حاجت پوری کرے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کا خیال ہو کہ وہ بیت الخلاء جائے اور اسی اثناء میں جماعت کھڑی ہو جائے تو اسے پہلے بیت الخلاء جانا چاہیئے''۔ (سنن ابوداؤد: ۸۸، ترمذی: ۱۰۸)۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اُس وقت جب پیشاب یا پاخانہ اسے دھکیل (نکلنے کیلیئے زور لگا) رہا ہو''۔

http://www.quransunnah.com

(صحیح مسلم:٥٦٠، سنن ابوداؤد:٨١)

٤٦ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب دورانِ نماز تم میں سے کسی کو اونگھ ستانے لگے تو اسے جا کر سو جانا چاہیئے تا کہ اسے یہ خبر تو ہو وہ کیا کہہ رہا ہے۔(بخاری:٢٠٩، مسلم:٧٨٦) اس حکم کا سبب بھی حدیث میں بیان ہوا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے دوران کسی پر نیند غلبہ کر لے تو اسے سو جانا چاہیئے تا کہ اسکی نیند مکمل ہو جائے، کیونکہ اگر ایک آدمی نیند میں نماز پڑھتا رہا تو اسے کیا خبر وہ استغفار کی جگہ اپنے آپ کو بددعائیں دے رہا ہو'' ۔( )

٤٧ دورانِ نماز مختلف حرکات کرنا:

ایک آدمی ہر سجدے کے موقع پر جگہ برابر کر رہا تھا، اسکے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں جگہ برابر کرنا ہی ہے تو ایک ہی دفعہ کر لو'' ۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم) نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دورانِ نماز تم جگہ برابر نہ کرو، اگر ضرور ہی کرنا پڑے تو ایک دفعہ کر لو'' ۔(سنن ابوداؤد)

غور کیجئے! نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف ایک دفعہ سجدے میں وہ کنکریاں برابر کرنے کی تاکید کر رہے ہیں جن کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سجدے میں تکلیف ہوتی تھی اور دوسری طرف ہم ہیں کہ نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی مجبوری اسکے باوجود کوئی گھڑی میں وقت دیکھ رہا ہے، کوئی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا ہے، کوئی رومال ٹھیک کر رہا ہے، کوئی ناک سے کھیل رہا ہے، کوئی ذہنی طور پر خرید و فروخت میں مصروف ہے، کوئی در و دیوار اور قالین کے نقش و نگار اور

http://www.quransunnah.com

ڈیزائن پر غور کر رہا ہے یا ساتھ میں کھڑے نمازی کی حرکتیں نوٹ کر رہا ہے۔ ذرا غور کریں! ان میں سے اگر کوئی دنیا کے کسی بڑے آدمی کے سامنے کھڑا ہوتا تو ایسی حرکتیں کرتا؟ ہرگز نہیں تو پھر رب کریم کے سامنے ایسا کیوں؟

۴۸ اونچی آواز سے پڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنا:

جس طرح نمازی کی ذمہ داری ہے کہ ہر اس کام سے اجتناب کرے جو نماز میں پریشانی پیدا کرتا ہو، اسی طرح اسکی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دوسرے نمازیوں کو پریشان نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! تم میں سے ہر ایک (نماز میں) اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہرگز کوئی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے، لہٰذا کوئی کسی کے سامنے اپنی آواز کو اونچا نہ کرے یا فرمایا نماز میں ایسا نہ کرے''۔ (سنن ابوداؤد) دوسری روایت میں ہے: ''قرآن کو دوسروں کے سامنے اونچی آواز سے نہ پڑھو''۔ (مسند احمد)

۴۹ دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے اور اس سلسلے میں سخت تنبیہ آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم نماز میں ہو تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف مت اٹھاؤ، خطرہ ہے کہ اسے اچک نہ لیا جائے''۔ (مسند احمد، سنن النسائی) دوسری روایت میں فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے ہیں؟ (صحیح بخاری، سنن ابوداؤد)۔ اس ضمن میں آپ ﷺ نے بہت ڈانٹ کر فرمایا: ''وہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہ واپس نہیں لوٹائی جائے گی''۔ (صحیح بخاری)

http://www.quransunnah.com

۵۰ دورانِ نماز جمائی لینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب دورانِ نماز کسی کو جمائی آ رہی ہو تو جہاں حد تک ہو سکے اس کو روک لے، کیونکہ جمائی کے ذریعے شیطان اندر داخل ہوتا ہے''۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) جب شیطان نمازی کے اندر داخل ہو گیا تو پھر نماز کی خیر نہیں۔ علاوہ ازیں جب نمازی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے اسلیئے جس قدر ہو سکے نماز میں جمائی کو روکے۔

۵۱ جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا:

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے اور اسے بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے لہٰذا کتنی بُری بات ہے کہ آدمی جانوروں کی نقل اتارے۔ چنانچہ نماز میں جانوروں کی مشابہت اور ان جیسی حرکتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ شکلیں یا تو سکون واطمینان کے منافی ہیں یا ان کی کیفیت ایسی ہے کہ نمازی کو زیب نہیں دیتا کہ ایسا کرے۔ مثلاً نبی اکرم ﷺ نے نماز میں تین کاموں سے منع کیا ہے: ''کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، جانوروں کی طرح پاؤں پھیلانے سے اور اونٹ کی طرح جگہ مخصوص کر لینے سے''۔ (سنن ابوداؤد)

دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، کتّے کی طرح پاؤں آگے پسار کر (زمین پر بازو لگا کر) بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے''۔ (مسند احمد، مسند ابویعلی، سنن کبریٰ بیہقی)

ایک وضاحت: وہ شخص جو دو سجدوں کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا، یکے بعد دیگرے سجدے ادا کرتا ہے اس حدیث میں اس کو کوے سے تشبیہ دی گئی ہے جو ایک بار اپنی چونچ زمین پر مارتا ہے اور پھر فوراً ہی دوسری مرتبہ اپنی چونچ زمین پر مارتا ہے۔ اور اونٹ کی طرح جگہ بنانے کی تعبیر علماء نے اس طرح کی ہے کہ مسجد میں کوئی ایک جگہ مخصوص کر لے اور صرف

http://www.quransunnah.com

وہیں نماز پڑھے، جیسے کہ اونٹ کی عادت ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ نہیں بدلتا۔

۵۲ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضوء کر کے مسجد کیلئے نکلے تو وہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے اسلیئے کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ نماز میں ہو''۔(جامع ترمذی)

۵۳ بالوں یا کپڑوں کو سمیٹنا:

بعض لوگ دورانِ نماز اپنے کپڑوں کو بار بار سمیٹتے یا بالوں سے کھیلتے رہتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (دورانِ نماز) کپڑے اور بال نہ سمیٹوں''۔ (بخاری:۸۰۹، مسلم:۱۰۹۸/۴۹۰)

۵۴ نماز میں ٹخنے ڈھانپنا:

دوران نماز ٹخنوں پر کپڑا لٹکانا بھی اکثر نمازیوں میں دیکھا جاتا ہے۔نمازیوں کی اکثریت اس بات کا التزام نہیں کرتی کہ نماز میں ٹخنے پر سے کپڑا ہٹا ہوا ہونا چاہیئے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کپڑا ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ دوزخ میں لیجائے گا''۔(بخاری: کتاب اللباس) اگرچہ خاص طور پر نماز کے دوران ٹخنوں کے ننگے کرنے سے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں لیکن عام زندگی میں ٹخنوں کو ڈھانکنے کے متعلق آپ ﷺ نے بہت شدّت سے وعید فرمائی ہے اسلیئے اس حرکت سے بالخصوص دورانِ نماز اور عام زندگی میں بالعموم بچنا چاہیئے۔ یہ یاد رہے کہ عورتوں کو ٹخنے ڈھانپنے کا حکم ہے۔

http://www.quransunnah.com

۵۵ لہسن، پیاز کھا کر اور سگریٹ پینے کے بعد مسجد میں آنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے پیاز یا لہسن کھایا وہ ہم سے الگ رہے۔'' یا فرمایا: ''وہ ہماری مسجد سے دور رہے''۔ (بخاری، فتح الباری) اور دوسری روایت میں ہے: ''جس شخص نے بد بودار سبزی کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب نہ جائے اسلیئے کہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں''۔ (مسلم)

○ مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں آجکل جو لوگ سگریٹ پینے کے بعد نماز کے لیئے مسجد میں جاتے ہیں ان کے منہ سے نکلنے والی سگریٹ کی ناگوار بدبو سے فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ سگریٹ پینے والا اپنی طرف سے تو نماز ادا کرنے کے لیئے آتا ہے مگر دوسری طرف وہ درجِ بالا احادیث کی روشنی میں دوسرے مسلمان بھائیوں اور فرشتوں کو تکلیف پہنچاتا ہے اور گناہ گار بھی ہوتا ہے، اسلیئے اس مذموم حرکت سے بچنا چاہیئے۔

۵٦ امام سے پہلے نماز کے ارکان ادا کرنا:

امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا کرنے کیلیئے حرکت کرنا بہت بڑی غلطی ہے جس کا ارتکاب آجکل عام ہوتا جا رہا ہے۔ اکثر لوگ امام سے پہلے ہی سجدہ یا رکوع میں چلے جاتے ہیں اور امام کے سر اٹھانے سے پہلے ہی سر اٹھا لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ امام کے تکبیر کہنے سے پہلے ہی اپنے ہاتھ کھڑے کر لیتے ہیں اور امام کے ہاتھ باندھنے سے پہلے ہی ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ یہ تمام حرکات نہایت قبیح ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے امام سے پہلے حرکت کرنے پر شدید وعید فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

http://www.quransunnah.com

نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا کر دے یا اس کی صورت گدھے کی سی کر دے''۔ (بخاری: باب اثم من رفع رأسه قبل الامام، سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة)

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ امام کی متابعت (یعنی ارکان کو امام کے بعد ادا کرنا) لازم ہے اور امام سے پہلے حرکت کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح امام کے ساتھ ساتھ نماز کے ارکان ادا کرنے والوں کو بھی اس حرکت سے باز رہنا چاہیے۔

امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہوئے جبکہ امام رکوع میں جا چکا ہوتا ہے، بعض نمازی سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں، اس طرز عمل سے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی مخالفت ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''امام اس لیئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو''۔ البتہ اگر تھوڑی سی سورۃ فاتحہ باقی ہو اور امام رکوع چلا جائے تو مقتدی سورت پوری کر کے رجوع چلا جائے اسمیں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی امامت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل:

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ اس وقت تک نہ جھکاتا یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتے''۔ (بخاری: ۸۱۱، مسلم: ۴۷۴/۱۰۶۵) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہمیں بھی امام کے اگلے رکن میں پہنچ جانے کے بعد حرکت کرنی چاہیئے جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔

سجدے کے علاوہ نماز کے باقی افعال میں جب تک امام اللہ اکبر نہ کہہ چکے اور

http://www.quransunnah.com

مقتدی آخر میں تکبیر کی 'ر' کی آواز نہ سن لیں اس وقت تک انہیں حرکت نہیں کرنی چاہیئے تا کہ مقتدی امام کی متابعت کا حق صحیح طریقے سے ادا کر سکیں۔ (واللہ اعلم)

۵۷ نمازی کے آگے سے گزرنا:

پہلی صفوں میں نماز پڑھنے والے بہت سے نمازی با جماعت نماز ادا کرنے کے ساتھ ہی اپنے سے پچھلی صف کے نمازیوں کے سامنے سے ان کے سجدہ کی جگہ سے ایک قدم کے فاصلے سے گزر جاتے ہیں اس بات کی پرواہ کیئے بغیر کہ ان کے اس رویے سے انہیں گناہ ہوگا۔ اور اگر انہیں اس گناہ کی شدّت کا علم ہو جائے تو وہ نمازی کی نماز کے ختم ہونے تک انتظار میں کھڑے رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تو فرمایا ہے: ''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر اس کا کیا گناہ ہوگا تو اس کا چالیس (سال) تک انتظار میں کھڑے رہنا اس کے لیئے بہتر ہے''۔ (فتح الباری)

۵۸ آخری تشہّد میں مسنون دعائیں نہ کرنا:

نماز کے آخری تشہّد میں نبی اکرم ﷺ سے درجِ ذیل دعائیں ثابت ہیں جو کسی بھی نمازی کو نہیں چھوڑنی چاہئیں:

① ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ))(بخاری:۸۳۲، مسلم:۵۸۹/۱۳۲۶)

''یا اللہ! یقیناً میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے اور آپکی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے، اور آپکی پناہ میں آتا ہوں

http://www.quransunnah.com

زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! بیشک میں آپکی پناہ میں آتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔''

② ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

(بخاری:۸۳۴، مسلم:۲۷۰۵/۲۸۶۹)

''الٰہی میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیئے اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا، تو مجھے خاص اپنی بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

۵۹ نماز کے بعد مسنون اذکار نہ کرنا:

نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار پر ذرا غور کریں جو کہ تین دفعہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ)) پڑھنے سے شروع ہو جاتے ہیں، گویا نمازی دورانِ نماز پیدا ہونے والی کمی بیشی اور خشوع کی کمی و کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ نبی اکرم ﷺ سے جو مسنون اذکار اور ان کی فضیلت ثابت ہے وہ جان لینے کے بعد کوئی بدقسمت ہی ہوگا جو ان اذکار کو ادا نہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ سے ثابت چند اذکار اور ان کے فضائل درج ذیل ہیں وہ یاد کرلیں اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کریں۔

① حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب نماز ختم کرتے تو (بآواز بلند) یہ پڑھتے'': ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) (بخاری:۸۴۲، مسلم:۵۸۳/۱۳۱۶)

② حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے'': ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ)) پھر یہ دُعا پڑھتے: ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

http://www.quransunnah.com

السَّلامُ وَ مِنکَ السَّلامُ تبَارَکْتَ یَا ذَالْجلالِ وَالِاکْرَامِ))(مسلم:۱۳۳۴/۵۹۱)

''الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے!''

③ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''مجھے تم سے محبت ہے''۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے بعد ہمیشہ یہ دُعاء پڑھا کرو'': ((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ)) (ابوداؤد:۱۵۲۲، نسائی:۱۳۰۴)

''الٰہی! تیری یاد (ذکر) کرنے، تیرا شکر ادا کرنے، اور تیری خوب عبادت کرنے میں میری مدد فرما!''

④ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے:

((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ))(بخاری:۸۴۴، مسلم:۱۳۳۸/۵۹۳)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور حمد وثنا اسی کے لیئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی! جو آپ عطا کریں اسے کوئی نہیں روک سکتا اور جو چیز آپ روک دیں کوئی نہیں دے سکتا اور کسی دولت مند کو اسکی دولت آپکے عذاب سے فائدہ نہیں دے سکتی۔''

http://www.quransunnah.com

⑤ ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ))(مسلم:۱۳۴۳/۵۹۴)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور حمد وثنا اسی کے لیئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدہ حاصل کرنے کی توفیق صرف اللہ کے ساتھ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے، اچھی تعریف اسی کی لیئے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہماری اطاعت اسی کے لیئے ہے اگرچہ کافر برا مانیں۔''

⑥ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھے اسکے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہونگے تو بھی بخش دیئے جائیں گے'':

سُبْحَانَ اللّٰهِ(۳۳ مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ مرتبہ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۳ مرتبہ)

''اللہ پاک ہے۔'' ''ہر تعریف اللہ ہی کیلیئے ہے۔'' ''اللہ بہت بڑا ہے۔''

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه))(مسلم:۱۳۵۲/۵۹۷)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور

http://www.quransunnah.com

حمد و ثنا اسی کے لیئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

⑦ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُسے بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں''۔ (یعنی مرتے ہی بہشت میں داخل ہو جائے گا) (نسائی: عمل الیوم واللیلۃ: ۱۰۰، طبرانی کبیر: ۱۳۴/۳، ابن السنّی: عمل الیوم واللیلۃ: ۱۲۲)

⑧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: ''ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرو''۔ (احمد: ۱۵۵/۴، ابوداؤد: ۱۵۲۳)

⑨ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار فرماتے'':

﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَo وَسَلاَمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo﴾

''ایک حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد یہ کلمات کہنے والے کو (عبادت کا) پورا پورا ثواب مل جاتا ہے'' (جامع ترمذی ص۹۳ ج۱)

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ وَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالْحَمْدُ

http://www.quransunnah.com